تذکرۂ
رحمہ اللہ تعالی
شیخ عبد الحی الکتّانی
بقلم
حفظہ اللہ تعالی
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
www.facebook.com/darahlesunnat

# خلیفۂ اعلیٰ حضرت

## عظیم محدِّث مُسندِ وقت، امام التاریخ، حافظ العصر، ابو الاِرشاد

## حضرت شیخ سیِّد عبد الحی الکتّانی

## ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

از: محمد اسلم رضا میمن تحسینی

۸ ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ/۲۴ نومبر ۲۰۲۰م

علم و حکمت کے اس عظیم امام اور مُحدِّث کا پورا نام: الشیخ سیِّد محمد عبد الحی الکتّانی بن سیِّد عبد الکبیر الکتّانی بن سیِّد محمد الکتّانی الاَدریسی الحسنی الفاسی رحمۃ اللہ علیہم ہے[1]۔ آپ ۱۳۰۳ھجری میں مُرّاکش کے شہر "فاس" میں پیدا ہوئے[2]، یہیں پرورش پائی، اور پھر نسل در نسل منتقل ہونے والے علم کا صحیح سچا جانشین اور وارث بننے کے لیے، علم وادب کے زینے بھی اسی شہر میں طے کیے۔

ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق، بچپن ہی سے آپ کی شخصیت میں علم وکمال کے آثار نمایاں تھے، بعد ازاں آپ کی والدہ ماجدہ فضیلہ بنت ادریس

---

(١) "الأعلام" للزِّركلي، الكتّاني، ٦/ ١٨٧.

(٢) "الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام" محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتّاني، صـ١٣٤.

الکتّانی (ت ۱۳۳۴ھ)[1] کی دینی تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں، اس میں مزید نکھار آتا چلا گیا، ہوش سنبھالنے پر آپ نے تمام مروّجہ علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل، اپنے آبائی شہر "فاس" (مُرّاکش) ہی میں کی، مزید علمِ دین سے سرشار ہونے کے لیے اپنے خاندان، اور "فاس" شہر کے نامور علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر زانوئے تلمّذ طے کیے، اور ان بڑے اساتذۂ کرام سے علومِ قرآن وتفسیر، صحاح ستّہ، کتبِ سنن، علمِ فقہ، علمِ تصوّف، تاریخ، علم الاَنساب، علمِ فلسفہ، علم الکلام اور علم الاَخلاق وغیرہ کی تعلیم حاصل کی[2]۔ دورانِ تعلیم علمِ حدیث اور اسماء الرجال سے آپ کو خاص شغف رہا، اور بعد میں اسی خاص شغف اور تشنگی کے باعث، آپ نے دنیا کے دور دراز مقامات کا سفر اختیار فرمایا۔

## اساتذۂ کرام:

جن اساتذۂ کرام نے آپ کی تعلیم وتربیت میں اہم کردار ادا کیا، ان کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(١) الشيخ الإمام عبد الكبير الكتّاني (والدماجد)

(٢) أبو المواهب جعفر بن إدريس الكتّاني (ماموں)

(٣) أبو عبد الله محمد بن عبد الكبير الكتّاني (بھائی)

(٤) أبو عبد الله محمد بن جعفر الكتّاني (ماموں زاد بھائی)

---

(١) "منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني" صـ٧١.

(٢) "فهرس الفهارس" مقدّمة الكتاب، ١/ ٣-٥ ملخّصاً.

(٥) أبو العبّاس أحمد بن محمد بن الخيّاط الزكاري

(٦) أبو عبد الله محمد بن قاسم القادري

(٧) أبو عبد الله محمد بن عبد السّلام قنون

(٨) أبو العبّاس أحمد بن الطالب بن سودة (قاضی مکناس)

(٩) أبو عبد الله محمد الفضيل بن الفاطمي الإدريسي الزرهوني

(١٠) الشيخ عبد السّلام الهواري

(١١) الشيخ خليل بن صالح التلسماني

(١٢) الشيخ أحمد بن محمد بن الطيّب الإدريسي الفيلائي[1].

## آپ کا علمی مقام ومرتبہ:

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث، مُسند، فقیہ، مؤرِّخ، مُصنِّف، شاعر، صوفی اور اصلاح مُعاشرہ کے داعی تھے، آپ نے اپنے "سلسلۂ کتّانیہ" کے ذریعے ہزاروں لوگوں کے قلوب واَذہان کو تطہیر بخشی، آپ کے مریدین اور عقیدتمندوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ آپ کو تفسیر وحدیث، فقہ واصولِ فقہ، تصوّف، تاریخ اور لُغت وبیان پر مکمل عبور حاصل تھا، مختلف علوم وفنون پر مشتمل آپ کی سینکڑوں تصانیف اس پر شاہد ہیں۔

---

(١) "فهرس الفهارس" مقدّمة الكتاب، ١/ ٣-٥. و"مِنَحُ المنّة في سلسلة بعض كتب السُنّة" ترجمة العلاّمة عبد الحي الكتّاني، صـ٩.

علاوہ ازیں آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ لگانے کے لیے، اتنا کافی ہے کہ امامِ اہلِ سنّت جیسے عظیم اکابرِ امّت نے "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" میں آپ کو: "محدِّث المغرب الجليل، المنصب السيِّد الفاضل، العالم الكامل، مولانا السيِّد عبد الحيّ ابن السيِّد الكبير الشّريف عبد الكبير الكتّاني الفاسي ذو فضلٍ مبين"[1] جیسے اَلقاب سے نوازا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحی الکتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، آپ جلیل القدر مالکی عالمِ دین، محدّث، اور مُسندِ وقت تھے، آپ نے مسند میں عرب وعجم کے ہزاروں علماء، اور بزرگانِ دین سے اَسانید کا تبادلہ فرمایا، جبکہ "فہرس الفہارس" اور "التراتیب الِاداریّہ" جیسی عالمگیر شہرت یافتہ کتب تصنیف فرما کر، علم کے نئے دَر وا کیے۔ "فہرس الفہارس" تو گویا علم کا ایک ایسا سمندر ہے، جسے آپ نے کوزے میں بند کرکے، تاقیامِ قیامت تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں فرمادیا ہے۔

## اولادِ اَمجاد:

حضرت شیخ عبدالحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالی نے پانچ ۵ بیٹوں سے نوازا، جن کا ذکر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "فہرس الفہارس" میں بھی فرمایا ہے[2]، آپ کے صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" ١/ ٩٤ من "الرسائل العربية".

(٢) "فهرس الفهارس" حرف الهمزة، ٢/ ١٠٦٧.

**(۱) شیخ عبد الرؤوف بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[۱]:**

آپ ۱۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے، "مدرسہ عسکریہ" مکناس سے تعلیم حاصل کی، اولاد میں آپ کی صرف ایک بیٹی ہے۔ آپ کا سنِ وفات معلوم نہیں ہوسکا، آپ کی تدفین "زاویہ کتّانیہ کبری" فاس (مُرّاکش) میں ہوئی۔

**(۲) شیخ عبد الاَحد بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[۲]:**

آپ رحمہ اللہ تعالی کی ولادت ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں شہر فاس میں ہوئی[۳]، آپ ایک مایۂ ناز عالمِ دین، فقیہ، قاضِی، شاعر اور متعدّد کتب کے مؤلّف تھے، آپ کا ایک شعری دیوان بھی ہے، آپ کو ۱۹۵۴ء میں ایک بغاوت کے دوران غلطی سے شہید کردیا گیا[۴]۔

**(۳) شیخ ابو بکر بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما:**

آپ بھی ایک بلند پایہ عالم دین، فقیہ، قاضِی، ادیب، اور شاعر تھے، آپ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں مُرّاکش کے شہر "فاس" میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں

---

(۱) المرجع نفسه.

(۲) "إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع" الجزء۲، صـ۵۵۱.

(۳) "منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتاني" صـ۱۰۰.

(٤) المرجع نفسه، صـ۱۰۳.

شعری دیوان کے علاوہ، کتاب "النوازل" معروف ہے۔ آپ نے ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۷ھ کو رباط شہر میں وفات پائی[1]۔

(۴)شیخ عبدالرحمٰن کتّانی دام ظلّہ العالی[2]

آپ کی ولادت ۱۳۳۸ھ میں ہوئی، آپ اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے، تادمِ تحریر بقید حیات ہیں، عرب وعجم میں آپ کے متعدّد شاگرد موجود ہیں، جو آپ کی زیرِ سرپرستی، شیخ عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دینی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(۵)شیخ عبدالکبیر بن عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[3]:

آپ کی ولادت ۱۳۴۱ھ میں ہوئی، آپ کا اسم گرامی آپ کے جدِّ اَمجد کے نام پر عبدالکبیر رکھا گیا، آپ کا سنِ وفات معلوم نہیں ہوسکا۔

## ساداتِ کرام کا اَدب واحترام:

حضرت شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوناگوں خصوصیات، اور نہایت اعلیٰ عادات وخصائل کے حامل بھی تھے، آپ ہر شخص کو انتہائی خندہ پیشانی اور تواضع کے ساتھ ملتے، اپنے وقت کے امام ہونے کے باوجود، غرور وتکبر کا شائبہ تک نہیں تھا آپ خود حسنی سیّد ہونے کے باوجود، ساداتِ کرام کا بے حد ادب واحترام فرماتے، ساداتِ کرام کے ادب

---

(۱) "إتحاف المطالع" الجزء۲، صـ۶۳۲. و"منطق الأواني" صـ۱۳۷، ۱۳۸.

(۲) "فهرس الفهارس" حرف الهمزة، ۲/ ۱۰۶۷.

(۳) المرجع نفسه.

واحترام سے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے، المؤرِّخ المسند شیخ قاضِی محمد المسعودی المکناسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ ایک بار شہرِ فاس (مُرّاکش) کے شرفاء (یعنی ساداتِ کرام) میں سے کسی صاحب کا انتقال ہوگیا، شیخ عبد الحی کتانی رحمہ اللہ تعالیٰ تعزیت وزیارت کی غرض سے وہاں تشریف لے لائے، جب گھر کے صحن میں داخل ہوئے، تو آپ نے اپنے جوتے اُتار دیے، لوگوں نے آپ کو بہت منع کیا، مگر آپ نہ مانے اور فرمایا: "بأنّ بيوت السادة الشرفاء لا يدخلها إلّا حافي القدمين"[1] "ساداتِ کرام کے گھروں میں داخل ہونے کی یہی صورت ہے، کہ ننگے پیر داخل ہوا جائے"۔

## شیخ کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرب شیوخ:

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو جن بزرگوں اور علماء سے اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے، اُن کی تعداد سینکڑوں میں ہے، آپ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "فہرس الفہارس" میں پانچ سو ۵۰۰ سے زائد نام تو، باقاعدہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے تحریر فرمائے ہیں[2]، چونکہ سب کا فرداً فرداً نام، اور اُن کے احوال ذکر کرنا، اس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں، لہذا آپ کے چند عرب شُیوخ کے نام حسبِ ذیل ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱) مفتي الشافعيّة بالمدينة المنوّرة، أحمد بن إسماعيل البرزنجي

(۲) أحمد بن البشير التلمساني

---

(۱) https://al-maktaba.org/book/31616/14850

(۲) "فهرس الفهارس" ۱/ ۵۸.

(٣) أحمد بن حسن العطّاس

(٤) أحمد الرفاعي المصري

(٥) عبد الله بن درويش السكري الدمشقي الحنفي، بقية المسندين

(٦) أحمد بن محمد بن الخيّاط الزكاري الفاسي

(٧) أحمد بن محمد الحضراوي المكّي الشّافعي

(٨) أحمد بن محمد بناني

(٩) أحمد بن علي التناني

(١٠) أحمد بن صالح السُويدي البغدادي

(١١) أحمد بن محمد بن المهدي

(١٢) أحمد بن محمد ماضور السّلماني

(١٣) أحمد بن عبد السّلام الصفصافي

(١٤) أبو الخير بن أحمد بن عابدين

(١٥) إدريس بن عبد الهادي بن عبد الله

(١٦) إبراهيم بن سليمان الجكني المكّي

(١٧) إبراهيم بن إبراهيم الظواهري الطندتائي

(١٨) جعفر بن إدريس الكتّاني الحَسَني

(١٩) الحبيب بن محمد بن عمر الدبّاغ

(٢٠) أبو الهدى بن محمد حَسن الرّفاعي

(٢١) يوسف بن إسماعيل النَّبهاني بُوصيري العصر

(٢٢) محمد بن عبد الكبير الكتّاني

(٢٣) محمد بن جعفر الكتّاني

(٢٤) الشيخ عبد الكبير بن محمد الكتّاني

(٢٥) أبو جيدة بن عبد الكريم الفاسي

(٢٦) عبد الفتّاح الزَّعبي الطرابلُسي الشّامي

(٢٧) عبد الله القدومي النابلُسي، شيخ الحنابلة بالحجاز

(٢٨) عبد الله بن إدريس بن محمد بن أحمد السنوسي

(٢٩) عبد الله بن الهاشمي بن خضراء السلوي، قاضي فاس

(٣٠) عمر بن الشيخ المالكي، شيخ الجماعة بالديار التونسيّة

(٣١) سليم البشري المصري، شيخ المالكيّة بجامعة الأزهر

(٣٢) شيخ الإسلام محمد سعيد بابصيل، شيخ الشّافعية بمكة المكرّمة

(٣٣) فالح بن محمد الظاهري المهنوي المدني المالكي الأثري محدِّث المدينة

(٣٤) الفضيل بن الفاطمي الإدريسي الشبيهي الزرهوني، شارح البخاري

(٣٥) محمد أبو الفضل الجيزاوي المالكي المصري

(٣٦) أبو النصر الخطيب الدِمشقي الشّافعي[١].

## شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہندی شُیوخ:

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو علمائے پاک وہند سے بڑا قلبی لگاؤ تھا، جہاں اس سر زمین کے ہزاروں تشنگانِ علم، آپ کے فیض سے مستفید ہوتے رہے، وہیں آپ نے بھی یہاں کے متعدّد علماء، فقہاء اور صوفیائے کرام سے استفادہ فرمایا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہندی شُیوخ کی فہرست بھی بہت طویل ہے، ہمیں جن شُیوخ سے متعلق آگاہی ہوسکی، اُن کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(١) مجدِّد العصر ومسند الزمان، الإمام أحمد رضا خانْ الهندي[٢]

(٢) أبو الخير أحمد بن عثمان العطّار المكّي الهندي

(٣) أبو بكر بن عبد الرّحمن العَيدروس الباعلوي الهندي

(٤) الشيخ بشير الإله آبادي الهندي

(٥) حبيب الرّحمن الهندي المدني الحنفي

(٦) حبيب الله بن صبغة الله الشطاري الهندي

(٧) حسن الزمان بن قاسم علي الدكني الهندي

(٨) حسين بن محمد محسن الأنصاري اليماني الهندي

---

(١) انظر: "فهرس الفهارس" ١/ ٥٨-٦٧، ملتقطاً.

(٢) "مِنَحُ المنّة" ترجمة العلّامة عبد الحي الكتّاني، صـ٢٢.

(٩) خضر بن عثمان الرضوي الهندي

(١٠) عبد الباقي بن علي اللكنوي الهندي

(١١) المفسّر المحدّث الشيخ عبد الحقّ الإله آبادي

(١٢) شرف الدّين بن محمد مرتضى المَشهدي الهندي

(١٣) فخر الدين بن حسن جمال الدّين الدهلوي الهندي

(١٤) لمعان الحقّ الهندي الحنفي

(١٥) محمد سعيد زمان السِّندي النقشبندي، دفين مكّة المكرمة

(١٦) عبد المجيد، المعروف بالمعصوم بن عبد الرشيد بن أحمد سعيد بن أبي سعيد الدهلوي

(١٧) محمد علي أكرم الأروي الهندي الحنفي

(١٨) محمد محيي الدّين الجعفري الهندي

(١٩) نور الحسنَين بن محمد الأنصاري الحيدر آبادي الهندي

(٢٠) الشيخ الصوفي هداية الله بن عبد الله الفارسي الهندي[١].

---

(١) انظر: "فهرس الفهارس" ١/ ٥٨-٦٧.

## شیخ عبد الحی کتّانی اور امامِ اہلِ سنّت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہما کا باہمی تعلق:

حضرت شیخ عبد الحی الکتّانی رحمہ اللہ تعالٰی کو یوں تو پانچ سو ۵۰۰ سے زائد مشایخ سے اکتسابِ فیض، اور اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے، لیکن ان میں سب سے اہم شخصیت سیّدی اعلی حضرت، مجدّدِ دین وملّت، امامِ اہلِ سنّت، الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالٰی کی ہے۔ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں جب سفرِ حج اور زیارتِ حرمین شریفین کی غرض سے، امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالٰی مکّہ مکرمہ میں موجود تھے، اس دوران ایک روز حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالٰی، حضرت شیخ حسین جمال بن عبد الرحیم کی رفاقت میں، سیّدی اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں، شرفِ ملاقات کے لیے تشریف لائے، اور اجازتِ عامّہ فی العلوم والسلوک کے طلبگار ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالٰی نے کمال شفقت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے، حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالٰی کو اجازت وخلافت سے نوازا[1]۔

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالٰی اس اعتبار سے بھی انفرادی حیثیت کے حامل ہیں، کہ دنیائے عرب میں سیّدی اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالٰی نے، جس عظیم محدّث کو سب سے پہلے شرفِ خلافت سے نوازا، وہ آپ ہی کی ذاتِ مبارکہ ہے[2]۔

---

(۱) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" صـ۹۵، ۹٦. و"فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" ص۷۵۔

(۲) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" صـ۹۵، ۹٦. و"فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" ص۷۵۔

محققِ اہلِ سنّت، جناب خلیل احمد رانا صاحب دام ظلّہ العالی، سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جانب سے، محدّثِ جلیل شیخ سیّد عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے لیے اجازت وخلافت کا حال بیان کرتے ہوئے، رقمطراز ہیں کہ "۱۳۲۳ھ میں مجدّد العصر امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ حج وزیارت کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے، تو مکّۂ مکرمہ میں مُرّاکش کے عارفِ کامل، محدّث، مؤرِّخ، علّامہ سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفّٰی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) نے، فاضل بریلوی سے مختلف علوم میں اجازت وخلافت حاصل کی، فاضل بریلوی کی عربی تصنیف "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"[1] اور علّامہ کتّانی کی دو۲ تصنیفیں: "فهرس الفهارس والأثبات"[2] اور "منح المنّة في سلسلة بعض كتب السنّة" میں اس کا ذکر کیا گیا ہے"[3]۔

علاوہ ازیں آج امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خلفاء میں سے، صرف ایک شخصیت ایسی ہے جو -بحمد اللہ- اب تک بقید حیات ہے، اور وہ ہیں حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے، حضرت شیخ عبد الرحمن کتّانی، جبکہ امامِ اہلِ سنّت کے دیگر تمام خلفاء وفات پاچکے ہیں، اور میری ناقص معلومات کے مطابق، شیخ عبد الرحمن کتّانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ خلیفۂ اعلی حضرت، پاکستان میں جن علمائے اہلِ سنّت کو

---

(١) "الإجازات المتينة لعلماء بكة والمدينة" صـ٩٤، ٩٥.

(٢) انظر: "فهرس الفهارس" حرف الألف، ١/ ٥٩.

(۳) "امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں" ص۳۷۔

زبانی یا تحریری طور پر اجازات سے نوازا، اُن میں استاذ مَن، استاذ العلماء حضرت علّامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ، محقق اہلِ سنّت پیر زادہ عابد حسین شاہ صاحب (عُرف عبدالحق انصاری و محمد بہاء الدین شاہ صاحب، چکوال، پنجاب)، ڈاکٹر مفتی حق نبی سکندری صاحب (سندھ)، ڈاکٹر محمد منوّر عتیق نعیمی نقشبندی قادری رضوی (مقیم برطانیہ)، اور راقم الحروف محمد اسلم رضا میمن تحسینی کے نام بھی ہیں[1]۔

## شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اپنے شیخ سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت وعقیدت کا اظہار:

سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سیّد عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صرف ایک ملاقات ہوئی، امام اہل سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی ملاقات میں شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازت وخلافت سے نوازا، شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی اس ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "صوفی عالمِ دین اور مُصنِّف کتب کثیرہ شیخ احمد رضا خان بریلوی حنفی، جو (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کے باعث) خود کو "عبدالمصطفی" کہتے ہیں، اُن سے "مکۂ مکرمہ" میں ملاقات ہوئی، مصافحہ ومعانقہ کے ساتھ ساتھ "حدیث مسلسل بالاَوّلیہ"[2] سننے کا شرف بھی حاصل ہوا، اس کے علاوہ

---

(۱) بحوالہ عکس اجازتِ عامّہ، از شیخ عبدالرحمن الکتّانی دام ظلّہ العالی۔

(۲) «الرّاحمون يرحمهم الرّحمنُ تبارك وتعالى، ارحموا مَن في الأرض، يرحمكم مَن في السّماء» أخرجه الترمذي في "الجامع" أبواب البرّ والصلة عن رسول الله

=

انہوں نے اپنی کچھ کتب بھی بطور تحفہ مجھے عنایت فرمائیں "[۱]۔

اس ملاقات میں شیخ کتّانی علیہ الرحمۃ، سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی وجاہت اور روحانی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے، کہ زندگی بھر ان کا ذکر محبت وعقیدت سے کرتے رہے، اس ادب واحترام کی جھلک آپ کی اُن تحریروں میں بھی نظر آتی ہے، جن میں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیّدی اعلی حضرت کا اسم گرامی اور ذکر خیر انتہائی عقیدت واحترام اور القاب کے ساتھ کیا ہے، جیسا کہ اپنی کتاب "الأجوِبة النبعة عن الأسئِلة الأربعة"[۲] میں امام اہل سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "صاحب التآليف العديدة، العلّامة الكبير الشهاب، أحمد رضا علي خانْ البرَيلوي الهندي"[۳].

=

صلى الله تعالى عليه وسلم، باب ما جاء في رحمة النّاس، ر: ١٩٢٤، صـ٤٤٨، بطريق سفيان عن عمرو بن دينار، عن أبي قابوس، عن عبد الله بن عمرو. [قال أبو عيسى]: "هذا حديث حسن صحيح".

(١) "نور الحدائق في إجازة الشيخ محمد الصادق" صـ٨٠، ٨١.

(٢) "الأجوبة النبعة عن الأسئلة الأربعة" صـ ٧٠-٧٢ من المخطوط.

(٣) انظر: "نيل الأماني بفهرسة مسند العصر عبد الرحمن بن عبد الحي الكتاني" فصل في تسمية جملة ممن استجازهم السيّد عبد الحي لأولاده وعقبه، صـ٦٦.

اسی طرح "فهرس الفهارس" میں "حدیث مسلسل بالاوّلیہ" کا ذکر کرتے ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان القاب سے یاد فرمایا: "وحدّثنا به الفقيهُ المُسنَد الصُّوفي الشِّهاب أحمد رضا عليّ خانْ البَرَيْلوي الهندي، وهو أوّلُ حديثٍ سمعتُه منه بمكّة، عن الشّيخ آل الرّسول، الأحمدي الهندي، وهو أوّل..."(۱).

علاوہ ازیں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "أداء الحق الفرض، في الذين يقطعون ما أمر الله به أن يوصل و يفسدون في الأرض" میں بھی اپنے مختلف "شُیوخِ تصوّف" کا ذکر فرمایا، جس میں آپ نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر مگر مستقل تعارُف تحریر فرماکر، اپنے شیخ سے اپنی عقیدت ومحبت کا خاص طور پر اظہار فرمایا ہے، یہ کتاب ابھی زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی، البتہ اس تعارُف کو کتاب کے قلمی نسخہ سے نکال کر "محترم جناب محمد عمر فاروق صاحب" نے "دار الإمام يوسف النبهاني" سے "ترجمة إمام أهل السنّة أحمد رضا خانْ البريلوي" کے نام سے علیحدہ طور پر کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

شیخ عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس تعارف کی ابتدائی سطور میں تحریر فرماتے ہیں کہ "قلم کی رَوانی اور کثرتِ تصانیف میں برق (بجلی) جیسی تیزی کے حامل، بہت بڑے

---

(۱) "فهرس الفهارس" ۱/ ۸٦.

عالم اور دین کے چمکتے ستارے، مولانا احمد رضا خان بریلوی برکاتی ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میری ملاقات، حج کے دَوران مکۂ مکرمہ میں ہوئی، آپ بہت مشہور اور مُصنِّف کتب کثیرہ ہیں، آپ کی تصانیف کی تعداد (۱۳۲۳ھ تک) دو سو ۲۰۰ سے زائد ہو چکی ہے، جس میں سات ۷ جلدوں (موجودہ ۳۰ جلدوں) پر مشتمل "فتاوی رضویہ"، "اِقامۃ القیامۃ"، اِذاقۃ الاَثام"، "سلطنتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور "التلطّف بجواب مسائل التصوف" خاص طور پر قابل ذکر ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت محبت رکھتے ہیں، اور اسی محبت کے باعث خود کو "عبدالمصطفی" کے لقب سے ملقَّب کرتے ہیں"[1]۔

اسی طرح شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف "الیواقیت الثمینۃ في الأحادیث القاضیۃ" میں امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریری خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مزید یہ بھی لکھا کہ "شیخ احمد رضا خان بریلوی حنفی ہندی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اس صدی میں کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں"[2]۔ علاوہ ازیں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "فهرس الفهارس"[3] اور "المباحث الحِسان

---

(١) "ترجمة إمام أهل السنّة أحمد رضا خان البريلوي" صـ١٠ ملخصاً.

(٢) انظر: "اليواقيت الثمينة في الأحاديث القاضية" صـ٢٧.

(٣) انظر: "فهرس الفهارس" حرف الألف إلى حرف الياء، ١/ ٥٨.

المرفوعة إلى قاضي تلمسان"[۱] میں بھی بطورِ شیخ تصوّف سیّدی اعلی حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ذکر خیر فرمایا۔

## مسئلۂ علم غیب پر شیخ کتّانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرف سے امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا دِفاع:

سیّد عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت بڑے محدِّث اور نامور عالمِ دِین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سیّاح بھی تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دنیا بھر کی سیاحت فرمائی، دورانِ سیاحت آپ کے ساتھ طرح طرح کے واقعات بھی پیش آتے رہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان واقعات، مُشاہَدات اور یاداشتوں میں سے بعض کو اپنی کتاب "الاِفادات والاِنشادات" میں بھی ذکر فرمایا، انہی یاداشتوں میں سے ایک واقعہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سفرِ حج سے متعلق ہے، جسے تحریر کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اس سال (۱۳۲۳ھ میں) حج پر ایک بہت بڑے عالمِ دین علّامہ شیخ احمد رضا خان ہندی تشریف لائے ہوئے ہیں، وہ اپنے (مؤقِف پر) دلائلِ قاہرہ باہرہ، فنِ مناظرہ اور مسئلۂ علم غیب کے حوالے سے یہاں کافی شہرت رکھتے ہیں، اور ان موضوعات پر ان کی متعدّد تالیف و تصانیف بھی ہیں۔ (انہی ایّام میں) میرا مکۂ مکرمہ کی ایک بہت بڑی تقریب میں جانا ہوا، جہاں پر "مسئلۂ علم غیب" سے متعلق حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مؤقِف کے حامی و مخالفین دونوں موجود تھے، (البتہ امام اہلِ سنّت

---

(۱) انظر: "المباحث الحسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان" صـ۲۵۲.

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بنفس نفیس اس مقام پر موجود نہیں تھے) دورانِ گفتگو وہاں اس مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی، مخالفین نے اپنے مؤقِف کے حق میں ایک حدیث پیش، تو میں نے اس کا مفصَّل جواب دیا، اور اس کی مکمل سند بھی بیان کی[1]۔

"مسئلۂ علم غیب" سے متعلق اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے، کہ سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۲۳ھ میں دوسری بار جب حج بیت اللہ کے لیے مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوئے، تو اس وقت بعض ہندوستانی بدمذہبوں نے شریفِ مکہ کے توسُّط سے "مسئلۂ علم غیب" سے متعلق پانچ ۵ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء پیش کیا۔ ان دنوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکۂ مکرمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے روانہ ہونے والے تھے، اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی طبیعت بھی ناساز تھی، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شریفِ مکّہ سے معذرت چاہی، بدمذہب بھی یہی چاہتے تھے کہ مدینہ منوّرہ میں فوری حاضری اور بیماری کے سبب امام اہل سنّت جواب لکھنے سے معذرت کرلیں؛ تاکہ انہیں حرمین شریفین اور شریفِ مکّہ کے سامنے رُسوا کیا جاسکے! لیکن شریفِ مکّہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معذرت قبول نہ کی، اور بصد اِصرار استفتاء کا مفصَّل جواب لکھنے کے لیے دو ۲ دن کا وقت عنایت فرمایا، اور عجلت میں مختصر جواب لکھنے سے منع فرمایا، سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حصولِ شفاء کی غرض سے زمزم شریف

---

(۱) انظر: "الإفادات والإنشادات" للكتّاني، برقم: ۳۱۰، إفادة في حديث الحوض، صـ۴۴۷، ۴۴۸.

منگواکر نوش فرمایا، اور جواب لکھنا شروع کردیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس استفتاء کا جواب لکھتے ہوئے ساتے گھنٹے کے قلیل وقت میں، قرآن وسنّت کے دلائل سے مزیّن سینکڑوں صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب "الدولة المكية بالمادّة الغَيبيّة" فصیح عربی زبان میں تحریر فرماکر، علمائے عرب وعجم کو حیران وششدر کردیا، شریفِ مکّہ نے دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء کی موجودگی میں، اس کتاب کو لفظ بہ لفظ سماعت فرماکر، خوب داد وتحسین سے نوازا، خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری سمیت تمام ناقدین کو شریفِ مکہ کا سامنا کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، شریفِ مکہ کی گرفت کے ڈر سے راتوں رات مکۂ مکرمہ سے فرار ہوگیا، اور ذلّت ورُسوائی ان کا مقدّر ٹھہری! مکۂ مکرمہ میں اللہ تعالی نے اس کتاب کو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی، علماء ومشایخ تو کجا، عام لوگوں کی زبان پر بھی اس کا چرچا تھا[۱]۔

## ملاقات ومَراسم:

حضرت شیخ کتّانی رحمۃ اللہ نے علم کی جستجو میں دنیا بھر کی سیّاحت کی، مشرق ومغرب کے اَسفار کیے، اور اس دوران ہزاروں علماء، فقہاء، محدثینِ عظام، اور اولیائے کرام کے ساتھ اِفادہ واستفادہ کا سلسلہ جاری رکھا، ان سے علمی مُباحثے کیے، اور تبادلۂ اسانید بھی فرمایا، جبکہ ان میں سے بعض حضرات کے ساتھ خط وکتابت اور ملاقات ومَراسم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اُن سب کی تفصیل جمع کرنا، فی الحال اس مختصر

---

(۱) دیکھیے: "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" الدولۃ المکیہ کی کہانی قطب مدینہ کی زبانی، ص۳۴۳تا۳۵۔

سی تحریر میں ممکن نہیں، البتہ پاک وہند کے تناظر میں، ذیل میں دیے چند نام بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں:

(۱) ابو الخیر احمد بن عثمان عطّار المکی، انڈیا

یہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ[1] کے مرید تھے، شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا، شیخ ابوالخیر احمد بن عثمان عطّار مکّی ہندی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بڑا گہرا تعلق تھا، انہوں نے "فهرس الفهارس" میں آپ کے لیے چودہ ۱۴ بار "صاحبنا الشیخ"[2] کے الفاظ استعمال فرمائے، صرف یہی نہیں، بلکہ آپ کا شمار اپنے مشایخ[3] میں بھی فرمایا (کما مرّ).

(۲) شیخ ابو السعد سالم فاروقی مجدّدی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۳) شیخ ابو الحسن زید فاروقی مجدّدی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی شیخ ابو السعد سالم فاروقی مجدّدی دہلوی بھی، شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریبی ہندی رفقاء میں سے تھے، حضرت شیخ مجدّد الفِ ثانی سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اولاد، اور کتّانی خاندان کے مابین، برسوں سے ایک روحانی تعلق قائم تھا، لہذا آپ دونوں بھائیوں کو شیخ کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے رفاقت کے ساتھ ساتھ، اجازتِ

---

(۱) "فهرس الفهارس" ۲/ ۸۷۵.

(۲) "فهرس الفهارس" ۱/ ۱۰۱، ۱٤۷، ۱٦۲، ۱۷۱، ۲۰٤، ۲۰۵، ۳۷۰، ۵۱۷، ۵۲۰، ۵۳۳، و۲/ ۷۵۳، ۸۸۹، ۹۵۱، ۱۰۵٦.

(۳) "فهرس الفهارس" ۱/ ٦۷.

عامّہ کا شرف بھی حاصل ہے۔ حضرت شیخ ابو الحسن زید فاروقی مجدّدی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ "مقاماتِ خیر" میں اجازتِ عامّہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں، کہ "یہ عاجز (حصولِ علم کی غرض سے) مصر میں تھا، کہ اسے معلوم ہوا کہ محدّثِ مغرب سیّد محمد عبد الحی کتّانی مغربی فاسی، حجازِ مقدّس کو جاتے ہوئے، چند روز کے واسطے مصر میں ٹھہرے ہیں، چونکہ اُن کے پاس حدیث شریف کی نہایت اعلیٰ اَسناد تھیں، عاجز نے اُن کو ایک پرچہ لکھا، کہ یہ عاجز اور اس کے برادر خورد، شیخ سالم آپ سے حدیثِ مسلسل بالاَوّلیّہ سننا، اور اجازتِ عامّہ حاصل کرنا چاہتے ہیں! عاجز نے اپنا نام اس طرح لکھا: "ابو الحسن زید بن ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بن احمد سعید بن ابی سعید المجدّدی الفاروقی"، اور یہ پرچہ ایک شخص کے ہاتھ اِرسال کیا، آپ نے وقت دیا، اور یہ عاجز مع برادر خورد پہنچا، آپ دیکھ کر کھڑے ہوئے، اور فوراً بیٹھ کر حدیثِ مسلسل مع سند کے ساتھ روایت کی، آپ نے وہ سند بیان کی، جو آپ کو اپنے والد (شیخ عبد الکبیر الکتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ) سے، اور اُن کو حضرت شاہ عبد الغنی مجدّدی سے پہنچی تھی، اور پھر علمائے ازہر سے، جو آپ سے ملنے گئے ہوئے تھے، خطاب کر کے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا﴾[1] "تم کو اللہ حکم دیتا ہے، کہ امانتیں اُن کے اصحاب کے سپرد کرو!"، آپ سب گواہ رہیں، کہ میں آج امانت اُس کے اصحاب کو دے رہا ہوں،

---

(۱) پ ۵، النساء: ۵۸.

میرے والد نے ان کے دادا کے چچا سے اجازت حاصل کی تھی، اور میں اُن کے بھائی کی اولاد کو اجازت دے رہا ہوں، یہ کہہ کر انہوں نے اجازت نامہ عاجز کو دیا، یہ واقعہ ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ کا ہے "[1]۔

(۴) پروفیسر محمد الیاس برنی (مصنّف "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ")

آپ بھی اُن خوش بخت ہستیوں میں سے ہیں، جنہیں حضرت شیخ عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل رہا ہے[2]۔

## سیاسی خدمات:

حضرت شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمہ جہت شخصیت اور خصوصیات کے حامل تھے، آپ خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کرتے، آپ کا تعلق چونکہ خالصتً ایک علمی خانوادے سے تھا، لہذا آپ کے عزیز واقارب اور مُعاصرین کی ایک بہت بڑی تعداد، آپ کی سیاسی مصروفیات کو انتہائی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی تھی، لیکن اس کے باوجود آپ بلا خوف وخطر حکمرانوں کے سامنے، اِعلائے کلمۃ الحق فرماتے رہے، آپ کی اسی عادتِ جمیلہ کے سبب، حکمرانِ وقت بھی آپ سے نالاں رہا کرتے، اور اس کا خمیازہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں

---

(۱) "مقاماتِ خیر" ص ۷۰۷۔

(۲) "درود وسلام کی چند عربی کتب" ص ٦٦۔

"دار المخزن"[1] کی جیل میں قید وبند کی صورت میں بھگتنا پڑا، صرف یہی نہیں بلکہ میدانِ سیاست کے اس پُرخار راستے میں، اپنے بھائی ابو الفیض محمد کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شہادت کا صدمہ بھی برداشت کیا[2]۔

## شیخ سیّد محمد شہید کتّانی

آپ کے بھائی حضرت شیخ سیِّد محمد شہید کتّانی[3] "سلسلۂ کتّانیہ احمدیّہ" کے بانی، اور بہت ہی بلند پایہ عالمِ دین تھے، آپ حکومتی جبر وستم کے نتیجہ میں، عین جوانی کے عالم میں شہید ہوئے، نہایت کم عمری کے باوجود، آپ نے سینکڑوں کتب تالیف فرمائیں، جن میں سے (١) اللمحات القُدسية في متعلّقات الرُّوح بالكلّية، (٢) المواقِف الإلهيّة في التصوّرات المحمديّة، (٣) حياة الأنبياء، (٤) قصائد الكتّاني، اور (٥) الكمال المتلألي والاستدلالات العوالي وغیرہ، بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں[4]۔

---

(١) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(٢) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ٢١٤.

(٣) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ٢١٤.

(٤) انظر: "إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع" ١/ ٣٨١. وآزاد دائرۃ المعارف وکی پیڈیا۔

بعد ازاں ۱۹۱۲ء میں جب مغرب پر فرانسیسی تسلّط ہوا، اور سلطان محمد الخامس کو تاج وتخت سے محروم کر دیا گیا، تو شیخ عبد الحی کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرانسیسی حمایت یافتہ "ابن العرفہ"[۱] کی بیعت کرلی۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں جب مُرّاکش کو فرانس سے آزادی ملی، تو اس وقت آپ فرانس میں مقیم تھے، اور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء تک وہیں مقیم رہے، حتّٰی کہ وہیں داعیٔ اجل کو لبّیک کہا[۲]۔

## تبلیغی اَسفار:

آپ نے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے تبلیغی دورے فرمائے، کثرتِ سفر کے باعث آپ بطور "سیّاح ورَحّال" بھی مشہور تھے، آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے، وہاں کے علماء، فقہاء، صوفیاء اور محدثین کرام کے ساتھ، اِفادہ واستفادہ کا سلسلہ جاری رکھتے، وہ آپ کے علم وفضل کا اعتراف کرتے، اور علم کے حریص ہونے کے سبب، آپ بھی اُن حضرت سے فیضیاب ہونے کے لیے ہر دم کوشاں رہتے، ہر شہر میں نادر ونایاب کتب کی تلاش کا سلسلہ جاری رکھتے، اور اُنھیں اپنی لائبریری کی زینت بناتے[۳]۔

مولانا علی محمد دندل شامی (محقق "التراتیب الاِداریہ") شیخ کتّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مختصر سوانحِ حیات میں، آپ کے اس شوق وجذبہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "علّامہ کتّانی

---

(۱) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(۲) انظر: "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(۳) انظر: "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

رحمہ اللہ تعالیٰ نادر مخطوطات، اور مفید کتب کی تلاش وجستجو میں رہتے تھے، جب بھی اسلامی ممالک کی سیاحت سے واپس آتے، نادر کتب اور مخطوطات کی مُعتَدبہ تعداد ہمراہ لاتے تھے، اس طرح آپ بہت سی شاندار اور نفیس کتب کے مالک بن گئے، اور آپ کا کتب خانہ[1]، دُنیا کا بے مثال کتب خانہ بن گیا، ہر سفر آپ کے علم میں اضافہ کرتا رہا، اور آپ پر عطائے الٰہی کے نورانی آثار چھوڑتا رہا"[2]۔

آپ نے اپنا کتب خانہ اپنی زندگی ہی میں مفادِ عامّہ کے پیشِ نظر وقف کردیا تھا، بعد ازاں فرانسیسی تسلّط سے مُرّاکش کی آزادی کے بعد، آپ کی اَملاک ضبط کرلی گئیں، اور یہ عظیم کتب خانہ، "رُباط" کی پبلک لائبریری میں شامل کردیا گیا[3]۔

علاوہ ازیں آپ نے دو ۲ بار حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، اس کے علاوہ مشرق ومغرب کے بیشتر ممالک کے تبلیغی سفر بھی کیے، جن جن ممالک اور مقامات کا آپ نے سفر اختیار فرمایا، ان میں: حجازِ مقدّس، مصر، شام شریف، لبنان،

---

(۱) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(۲) "نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الاِداریۃ" مؤلفِ کتاب علّامہ عبد الحی کتّانی کے سوانحِ حیات، ص۲۷۔

(۳) "جريدة المساء" ١٢ أغسطس ٢٠١٦م، بمصر.

دِمشق، دمیاط، سندھ (پاکستان)، فلسطین، یمن، تونس، فرانس، الجزائر، ترکی، عراق، ہندوستان، براعظم افریقہ اور مختلف یورپی ممالک، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں[۱]۔

## تالیفات:

حضرت شیخ عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شبانہ روز دینی وسیاسی سرگرمیوں، اور مصروفیات کے باوجود، سینکڑوں کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ عوام الناس میں جب بھی کوئی غلط رسم ورَواج یا غلط عقائد پنپتے دیکھتے، فوراً اس کے خلاف جہاد بالقلم کا عَلَم بلند کرتے ہوئے، اُس کی سرکوبی فرماتے، اور اُمّتِ مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ آپ نے بہت سے عنوانات پر قلم اٹھایا، علم کے دریا بہائے، آپ کی سینکڑوں تصانیف[۲] میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) فهرس الفهارس

(۲) تاريخ جامع القَرويين

(۳) التراتيب الإداريّة

(٤) منية السّائل اختصار الشّمائل (طُبع بـ"فاس")

(٥) مفاكهة ذي النبل والإجادة حضرة مدير السّعادة

---

(۱) "فهرس الفهارس" ۱/ ۵۹. و"نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الادِاریۃ" مؤلفِ کتاب علّامہ عبدالحی کتّانی کے سوانحِ حیات، ص۲۷۔

(۲) انظر: "فهرس الفهارس" ۱/ ۲۱-۲۸، و۲/ ۱۰۸۰.

(٦) ما علَق بالبال أيَّام الاعتقال

(٧) إنارة الأغوار والأنجاد بدليل معتقد ولادة النّبي ﷺ من السبيل المعتاد

(٨) وسيلة الملهوف إلى جدّه الرّحيم العطوف (طبع بـ"فاس")

(٩) النور السّاري على صحيح البخاري

(١٠) الطوالع الفخريّة في السّلاسل القادريّة

(١١) المباحث الحِسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان

(١٢) اليواقيت الثمينة، في الأحاديث القاضية بظهور سكّة الحديد ووصولها إلى المدينة (طبع بـ"الجزائر")

(١٣) ختمة كتاب الأربعين النّووية

(١٤) شرح كتاب الأربعين (نامكمل)

(١٥) تعليقة على جامع الترمذي

(١٦) سلاسل البركات الموصولة بدلائل الخيرات

(١٧) تبليغ الأمانة في مضار الإسراف والتبرّج والكُهانة

(١٨) أجوِبة فقهيّة (تخرج في مجلّد)

(١٩) المعجم الأكبر (في مجلّدات)

(٢٠) المسلسلات الكُبرى (مجلّدة)

(٢١) أسانيد صحيح مسلم

(۲۲) أسانيد "حصر الشّارِد" (للشيخ عابد السِّندي)

(۲۳) تاريخ المكتبات الإسلاميَّة

(۲٤) نصيحة كتَبها للسلطان عبد الحفيظ

(۲۵) بوارق النّجوم في حديث أصحابي كالنّجوم

(۲٦) الدرر المرفوعة عن حكم اللآلي المصنوعة

(۲۷) الرحمة المرسَلة في شأن حديث البَسمَلة (طبع بـ"مصر")

(۲۸) كشف اللُّبس عن حديث وضع اليد على الرأس (طبع طنجة)

(۲۹) البيان المعرب عن معاني بعض ما ورد في أهل اليمن والمغرب

(۳۰) منح المنّة في سلسلة بعض كتب السنّة

**وصال:**

حضرت شیخ سیّد عبدالحی کتّانی رحمہ اللہ کی مثال اس چمکتے سورج کی مانند تھی، جس کی روشنی سے اپنے پرائے سب مستفید ہوتے ہیں، اور بالآخر علم وحکمت کا یہ امام ۱۳۸۲ھ/۱۹٦۲ء میں داغِ مفارقت دے کر، اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا، آپ کی تدفین باریز (فرانس)[1] میں مسلمانوں کے قبرستان میں ہوئی، لیکن بوجوہ آپ کے مقامِ قبر سے آگاہی نہ ہوسکی، البتہ اب یہ سننے میں آیا ہے، کہ اُن کی قبر مبارک تلاش کرلی گئی

---

(۱) "إتحاف المطالع" الجزء۲، صـ۵۷۸.

ہے، اور وہاں کتبہ وغیرہ بھی لگا دیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین حضرت کے مزار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے، اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے!،

آمين بجاه سيِّد المرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين.

وصلّى الله تعالى على سيِّدنا ومولانا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمد لله ربّ العالمين!.

## مآخذ و مراجع


- القرآن الكريم، كلام بارى تعالى
- إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع، ابن سودة (ت١٤٠٠هـ)، تحقيق: محمد حجي، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٤١٧هـ/ ١٩٩٧م.
- الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة (في ضمن "الرسائل العربية من الفتاوى الرضوية") الإمام أحمد رضا خانْ (١٣٤٠هـ)، تحقيق: المفتي محمد أسلم رضا الميمني الباكستان، دار أهل السنّة ١٤٣٩هـ/ ٢٠١٨م، ط١.
- الأجوِبة النبعة عن الأسئلة الأربعة، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ)، من المخطوط.
- الإفادات والإنشادات، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ) منشورات المجلس العلمي المحلّي للعرائش.
- الأعلام، الزِّركلي (ت١٣٩٦هـ) بيروت، دار العلم للملايين ٢٠٠٢م.
- المباحث الحِسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ).
- اليواقيت الثمينة في الأحاديث القاضية، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ) بيروت: دار الكتب العلمية.

- الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام، محمد بن عبد الله الرشيد، الرياض: دار ابن حزم ١٤٢٢هـ/ ٢٠٠١م، ط١.

- امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں، خلیل احمد رانا، اعلیٰ حضرت نیٹ ورک آرگنائزیشن۔

- ترجمة إمام أهل السنّة إمام أحمد رضا خانْ، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ) تحقيق: محمد عمر فاروق، دار الإمام يوسف النبهاني ١٤٤٠ هـ، ٢٠١٨م، ط١.

- جريدة المساء، ١٢ أغسطس ٢٠١٦م، مصر.

- درود وسلام کی چند عربي کتب، عبد الحق انصاری، بہاؤ الدین زکریا لائبریری، چکوال ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء، ط۱۔

- عکس اجازتِ عامّہ از شیخ عبد الرحمن الکتّانی دام ظلّہ العالی۔

- فهرس الفهارس، عبد الحي الكتّاني (ت١٣٨٢هـ)، تحقيق: إحسان عباس، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٩٨٢م، ط٢.

- فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ت ۱۴۲۹ھ) پاکستان: ضیاء القرآن ۲۰۰۴ء۔

مقاماتِ خیر، ابوالحسن زید فاروقی مجدّدی، شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی، انڈیا ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء، ط۲۔

- مِنْحُ المنّة في سلسلة بعض كتب السُنّة، عبد الحي الكتّاني (ت١٣٨٢هـ)، تحقيق: محمد زياد بن عمر التكلة، بيروت: دار الحديث الكتّانية ١٤٣١ هـ / ٢٠١٠م، ط١.

- منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني، الشيخ محمد حمزة الكتّاني.

- نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الاِداریہ، الکتّانی (ت ۱۳۸۲ھ) تحقیق: مولانا علی محمد دندل شامی، مترجم: حافظ محمد ابراہیم فیضی، لاہور: فرید بک اسٹال ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، ط۱۔

- نور الحدائق في إجازة الشيخ محمد الصادق، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢ﻫ) بيروت: دار الحديث الكتانية.

- نيل الأماني بفهرسة مسند العصر عبد الرحمن بن عبد الحي الكتّاني، تحقيق: محمد زياد بن عمر التكلة، بيروت: دار الحديث الكتانية ١٤٣١ ﻫ، ٢٠١٠م، ط١.

- https://al-maktaba.org/book/31616/14850